سوموار
4- ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 198 سوموار-7 ربیع الثانی-1416ھ' 4 تبوک 1374ھش' 4-ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نفع رساں وجود کی عمر دراز کرتا ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مد نظر رکھیں' وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔ پس اس دھوکا سے خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کا وقت آ جاوے اور تم خالی کے خالی ہی رہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 137)

ہماری جماعت کو اخلاق میں ایک نمونہ ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔

میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہئے کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔

کبھی طعنہ سے کام نہ لو۔ میرے نزدیک سچے مذہب کے پیروؤں کا دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آ جانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے۔ کیونکہ دلیل تو خدا کی دی ہوئی چیز ہے کہ جیسے ایک جوان آدمی ایک بچہ پر ہنسے۔ دوسروں کی کمزوری تو بچوں کی طرح ہے جو آباؤ اجداد سے چلی آئی

باقی صفحہ 7 پر

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ احباب کرام کی اطلاع کے لئے بذریعہ الفضل اور امرائے کرام کی وساطت سے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ میڈیکل اور دیگر شعبہ جات میں تعلیم کی غرض سے مشرقی یورپ کے ایک ملک میں مواقع موجود ہیں جو طلباء خواہش رکھتے ہوں وہ فوری طور پر امرائے کرام کی تصدیق کے ساتھ مع اپنی درخواست اور تعلیمی سندات وکالت تبشیر سے رابطہ کریں۔

(دفتر وکالت تبشیر)

درخواست دعا

○ مکرم (میجر ریٹائرڈ) عبد القادر صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ یوں تو کئی سال سے علیل چلی آ رہی ہیں لیکن دسمبر 1994ء سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتی ہیں کھانا وغیرہ بھی خود نہیں کھا سکتیں۔ حتیٰ کہ پانی وغیرہ بھی نہ مانگتی ہیں نہ خود پی سکتی ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے کھانے کی مقدار میں بھی کمی آ گئی ہے کمزوری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ محترمہ C.H.M نوشہرہ کینٹ میں زیر علاج ہیں۔ ایلوپیتھی میں ان کا علاج آپریشن ہے جو بہت خطرناک ہو سکتا ہے اس لئے نیورو سرجن آپریشن نہیں کرنا چاہتے۔ ہومیو پیتھک دوائیں دی جا رہی ہیں لیکن ابھی تک خاص فرق محسوس نہیں کیا جا سکا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مریضہ کو شفاء عطا فرماتے ہوئے فعال زندگی دے۔ آمین۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہماری پریشانی دور فرمائے۔

مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل متوجہ ہوں

○ مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کے دورہ پر گئے ہیں۔ وہ جہاں بھی ہوں فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔ ایک ضروری کام درپیش ہے۔

(مینیجر)

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- تبوک 1374 ھش   4 - ستمبر 1995ء

دو اندھیرے

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ اندھیرے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ اندھیرا جس کا انسان کی بصارت سے تعلق ہے اور ایک وہ اندھیرا جس کا اس کے دل سے تعلق ہے۔ بصارت سے تعلق رکھنے والے اندھیرے کو تو آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جب انسان کسی چیز کو دیکھ ہی نہ سکے۔ تو یا اس کی آنکھوں کا قصور ہے یا روشنی کا۔ یعنی عدم روشنی میں بھی تو انسان کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی آنکھیں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اچھی خاصی بینائی رکھتا ہو۔ لیکن اگر ماحول میں اندھیرا ہو جیسے گھپ اندھیری رات کے وقت تو ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے سکتا۔ وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتا یا اگر اس کی آنکھوں کا قصور ہو بینائی جاتی رہے تو ہر چیز موجود ہونے کے باوجود اسے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ اسی طرح ایک اندھیرا دل کا بھی ہے۔ دل کا اندھیرا یہ ہے کہ وہ کسی بات کو پوری طرح سمجھتا نہیں اور اس لئے اس کا دل اس بات پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ یا وہ کسی بات کو سمجھتا تو ہے لیکن اس کے دل میں کجی ہے۔ اور وہ اس پر عمل پیرا نہیں ہونا چاہتا۔ اگر انسان دل کے اندھیرے کو محسوس کرنے لگے تو وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ وہ اپنے لئے ایک ایسی روشنی مہیا کر سکتا ہے جو اسے اچھی اور بری بات کی تمیز دے دے۔ اور اچھی باتوں پر عمل کرنے کی طرف مائل کر دے۔ دل کے اندھیرے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اچھی بات کو اچھی تو مانتا ہے لیکن کرنا نہیں چاہتا۔ یہ اس کے دل کا اندھیرا ہے۔ یہ اندھیرا صرف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کا دل نہ صرف نیکی پہچانے بلکہ اس پر عمل کرنے پر مائل ہو جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر انسان اس اصول کو مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے تو وہ بدی کی طرف کیوں مائل ہو سکتا ہے۔ اسے نیکیاں ہی نیکیاں کرنی چاہئیں۔ لیکن اس کے دل کے اندھیرے یہ بات جان لینے کے باوجود کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اسے برائی کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس برائی کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ لیکن وہ اس کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ ایک شاعر نے بھی کہا ہے کہ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ اطاعت اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا کتنا اجر و ثواب ہے۔ لیکن اس بات کی طرف ہمارا دل ہی مائل نہیں ہوتا۔ یہ دل کا اندھیرا ہے۔ جو آپ کو جان لینے کے باوجود اس پر عمل کرنے سے روکتا ہے۔ جہاں تک بصارت کے اندھیرے کا تعلق ہے۔ اگر آنکھوں کا قصور ہے اور یہ قصور اپنی حدود پھلانگ گیا ہے ’تو پھر تو اس کا علاج ہی کوئی نہیں۔ اگر بصارت ٹھیک ہے اور ماحول کا تعلق ہے جیسے اندھیری رات ’تو دیا جلایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ہمیں اپنے دل میں بھی دیئے جلانے چاہئیں۔ ایسی روشنی پیدا کرنی چاہئے جو ہمارے علم کے مطابق ہمیں نیکیاں دکھائے اور ان پر مائل کرے۔ ایسا کرنے سے ہی نیکیوں کے علم کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ نقصان ہی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نقصان سے بچائے۔

ان کی ہر اِک بات مَیں سنتا رہوں گا شوق سے
مَیں بہت کم بولتا ہوں اور سنتا ہوں بہت
وہ کریں تردید یا ہوں وہ مری تائید میں
مجھ کو ہوتی ہے خوشی سر کو میں دُھنتا ہوں بہت

ابوالاقبال

کافی نہیں ہے دل میں جو آئے وہ کہہ دیا
باتوں کو تولنا بھی ہے اہلِ خرد کی بات
مجنون ہو کوئی تو وہ رہتا نہیں خموش
دن دیکھتا ہے وہ نہ کبھی دیکھتا ہے رات

وقفِ نَو کی تربیت کرتے رہیں گے والدین
ان کا ہر استاد بھی ہو گا مربّی کی مثال
ہاتھ اٹھا کر ہم دُعا کرتے ہیں ان سب کے لئے
اے خدا ان کو عطا کر علم و ایماں کا کمال

بات کرتے کرتے اس نے بات کا رُخ موڑ کر
اپنی تہذیب و تمدن کی لڑی کو توڑ کر
ذائقہ منہ کا بدلنے کے لئے یہ کیا کِیا
چل دیا اُلٹی ڈِگر پر، راہ سیدھی چھوڑ کر

بات کرتا ہے جب انسان تو کُھل جاتی ہے بات
وہ خرد مند ہے یا عقل سے ہے بے بہرہ
بولئے گا تو بہت سوچ سمجھ کر بولیں
نیک و بد باتوں پہ ہونٹوں کا لگا ہے پہرہ

باتیں دیتی ہیں اعزاز اور باتیں رُسوا کرتی ہیں
باتیں کرنا سیکھ گئے تو ہو گی یہ اعزاز کی بات
یوں تو ہے حیوانِ ناطق بولیگا اور بولیگا
باتوں میں جو فرق ہے وہ ہے باتوں کے انداز کی بات

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ تم دیکھتے ہو کہ آسمان بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ اور یہ کہ آسمان بغیر ایسے ستونوں کے کھڑے ہیں جنہیں تم نہ دیکھ سکو۔ یعنی سہارا تو ہے لیکن وہ سہارا تم کو نظر نہیں آتا۔ اور جو دونوں معنے ہی صحیح ہیں۔ اور اس کے مفہوم کے مطابق ہیں۔ اگر اس نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے کہ ستون عرف عام میں ان مادی ستونوں کو کہتے ہیں جو دوسری چیزوں کا وزن اپنے اوپر اٹھا لیتے ہیں تو آسمان بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ اور اگر اس نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے کہ جس چیز کے ذریعے سے کوئی چیز اپنی جگہ کھڑی ہے وہ مجازاً اس کا ستون ہے تو آسمانی اجرام ایسے ستونوں پر کھڑے ہیں جو لوگوں کو نظر نہیں آتے۔ جیسے کشش ثقل یا حرکات مخصوصہ سیارگاں یا اور دوسرے ذرائع جو علماء طبیعات نے دریافت کئے ہیں یا جو اب تک دریافت نہیں ہوئے۔ اس میں کفار کے اس شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ بے سامان ہیں فتح اور غلبہ کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ انہیں میسر نہیں۔ پھر وہ کس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس شبہ کا ازالہ پہلی آیت کے مضمون جس میں الحق کہہ کر (کلام الٰہی) کے قائم ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ اس طرح کہا گیا ہے کہ بے شک چیزوں کا قیام مناسب سہاروں کے اوپر ہوتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ تمام چیزوں کا سہارا ایک قسم کا ہو۔ مادی اجرام کا سہارا ستون ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی چھت بغیر دیوار یا ستون کے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک اور صفت دیکھو کہ کتنے کتنے بوجھل ستارے بغیر کسی ایسی چیز کے جسے عرف عام میں ستون کہہ سکیں یا بغیر کسی نظر آنے والے ستون کے اپنی اپنی جگہوں پر قائم ہیں اور ایک لمبا عرصہ گذرنے پر بھی ان کے نظام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ پس انسانی فعل اور خدائی فعل میں فرق ہے۔ انسان بے شک ستون کے بغیر چھت نہیں کھڑی کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے تو لاکھوں کروڑوں ستارے بغیر ستونوں کے کھڑے کر چھوڑے ہیں اور ایسے وقتی سہارے ان کے بنائے ہیں کہ جو انسان کو نظر بھی نہیں آتے۔

اسی طرح روحانی معاملات کو سمجھ لو کہ بے شک انسان جب اپنی کوشش سے غالب ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے ظاہری سامانوں کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی کو غالب کرنا چاہے تو اس کے لئے ظاہری سامانوں کی ضرورت نہیں۔ اس کے سامان باریک اور غیر مرئی ہوتے ہیں۔ اور اس کی اسی وقت حقیقت کھلتی ہے جبکہ نتیجہ نکل آتا ہے۔ اس سے پہلے سب لوگ نبی کے غلبہ کو ناممکن قرار دیتے چلے جاتے ہیں۔

کفار جن سامانوں کو کامیابی کے لئے ضروری سمجھتے تھے وہ بھی بیان ہوئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) اس کے پاس آدمیوں اور جانوروں کے استعمال کے لئے چشمے ہوں۔

(۲) باغات کا مالک ہو اور زمینوں کے آباد کرنے کے لئے نہریں کھودے۔

(۳) اس کے دشمن فوراً برباد کئے جائیں اور پکڑے جائیں۔

(۴) خدا تعالیٰ اور فرشتے اس کی مدد کے لئے لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہوں۔

(۵) دولت بے انتہا اس کے پاس ہو۔

(۶) وہ غیر معمولی طاقتوں کا مالک ہو۔ آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ جائے اور وہاں سے لکھی ہوئی کتاب لے کر آئے۔ جسے لوگ اپنے ہاتھوں میں پکڑ سکیں اور پڑھ سکیں۔ یعنی یہ نہ کہے کہ مجھے زبانی حکم ملا ہے۔ بلکہ لکھا ہوا پروانہ جسے لوگ خود پڑھ سکیں اس کے ہاتھ میں ہو۔

ایک مکتوب گرامی

حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو مکتوب ذیل تحریر کیا گیا۔ جو حضرت صاحب کی آپ سے گہری اخوت و محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ نیز سیٹھ صاحب کو بعض جہات سے اور بھی خدمت دین کی طرف توجہ دلائی:-

برادر عزیز سیٹھ صاحب (سلام ودعا)

مجھے جس دن فالج کا حملہ ہوا تھا اس سے ایک یا دو روز قبل آپ کو خط لکھ چکا تھا۔ امید ہے کہ مل گیا ہو گا۔ اس دوران میں آپ نے اخباروں میں پڑھ لیا ہو گا کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اب میں پیشاب پاخانہ کے لئے بھی امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔

گذشتہ سال دوستوں نے مشورہ کیا تھا کہ امریکہ علاج کے لئے جانا چاہئے اور انہوں نے مل کر شوریٰ میں بھی ایک چندے کی سکیم بنائی تھی جو زمینداروں کے مخالف حالات کی وجہ سے پورا تو نہیں ہو سکا۔ مگر بہرحال نصف کے قریب ہو گیا۔ اس عرصہ میں ہم نے امریکہ کی ایکسچینج کی دقتوں کی وجہ سے امریکہ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یورپ میں علاج بہت اعلیٰ ہو گیا ہے۔ خصوصاً سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر امریکہ جا کر سیکھ کر آ رہے ہیں اور یو۔ این۔ او۔ کی مدد سے یورپ کے ہسپتال بھی اپ۔ ٹو ڈیٹ۔ ہو گئے ہیں۔

بیماری کے اس حملہ کے بعد زندگی کا سوال نہیں رہا۔ کیونکہ زندگی کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہو گیا کہ میرا دماغ بیکار ہو گیا ہے۔ نہ میں سوچ سکتا ہوں نہ میں تفصیلی طور پر کوئی سکیم دین حق کی فتح کی بنا سکتا ہوں۔ نہ تقریر لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تاکہ میں کام کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ لئے جا رہا ہوں۔ اللہ نے چاہا تو۔ لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلے کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائے گا۔ اللہ نے چاہا تو مشکلات رائی کائی ہو جائیں گی۔ آسمان گرائے گا اور زمین اگائے گی۔ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔......... پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی آتی ہیں مگر خدا تعالیٰ ان فکروں کو بھی نرم کر دے گا۔ ولایت میں ہمارا پتہ وہی ہو گا جو ہمارا مشن کا پتہ ہے۔ آپ سہولت سے وہاں خط بھجوا سکتے ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو آپ کو اطلاع دے دوں گا۔

ان دنوں آپ کا خاندان بھی بہت دعاؤں کا محتاج ہے۔ اللہ نے چاہا تو میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھی ہیں۔ پھر میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبدالرحمان اللہ رکھا مدراسی کی شکل میں اپنے فرشتے بجھوائے تھے۔ میرے پاس آپ کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے بجھوائے ہیں۔ اس لئے لازماً جب بھی کوئی فرشتہ آئے گا۔ تو آپ کو یاد کرا جائے گا۔ کیونکہ بھائی بھائی اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں۔ جن کو خدا ملائے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں بھی آپ جیسا اخلاص پیدا کرے بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر۔ اور جو دنیوی برکات آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو نصیب ہوئی ہیں۔ وہ اب آپ کی اولاد کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ احمد بھائی (وفات یافتہ) کی اہلیہ مکرمہ کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد پر بھی بڑے فضل کرے۔ اور ان کو اپنی ماں بہنوں کی خدمت کی توفیق بخشے تا ان کے باپ کی روح خوش رہے۔

والسلام

مرزا محمود احمد

ہماری تاریخ

the
TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

6-10-1961

ٹروتھ ۶۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء۔ لیگوس۔ (نائیجیریا) کے روایتی بادشاہ جنہیں اوبا آف لیگوس کہا جاتا ہے نے لندن میں احمدیہ مشن دیکھا۔ ہز ہائی نس اوبا آف لیگوس جو حال ہی میں یونائیٹڈ کنگڈم کے ایک مختصر سے دورے کے بعد واپس آئے ہیں۔ (یہ دورہ برطانوی حکومت کی دعوت پر کیا گیا) نے اس خیال کا اظہار کیا کہ مسلم والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی بہت اچھی طرح دیکھ بھال کریں اور بیرون ملک مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجنے سے پہلے انہیں اچھی طرح مذہبی تعلیم دیں۔ اوبا نے یہ بات ایک انٹرویو میں کہی جو ابو الاقبال نے ریکارڈ کیا۔ ہز ہائی نس نے کہا کہ احمدیہ جماعت لندن نے بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا اور وہ جماعت کے کام سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک مسلمان نوجوانوں کا تعلق ہے وہ کسی صورت میں بھی عیسائیت کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ عیسائیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو وہ غلط بیانی کرتا ہے البتہ مادہ پرستی کی طرف ضرور مائل ہو رہے ہیں اور یہ بات ان کے مذہبی خیالات پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔

اوبا نے یہ تجویز پیش کی کہ جب یہ نوجوان بیرون ملک سے تعلیم حاصل کر کے واپس آئیں تو یہاں ایک ایسی سوسائٹی ہونی چاہئے جو ان کی دیکھ بھال کرے۔

ابو الاقبال نے ان سے کہا کہ آل نائیجیریا مسلم کونسل کو چاہئے کہ وہ مسلمان نوجوانوں کے لئے ایک الگ ونگ بنا لیں۔ اوبا نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ کونسل کے عمائدین سے اسی سلسلے میں بات کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالمنیر نورالحق

میرا خاندان

(1) ہمارے خاندان میں اوّلاً احمدیت کو قبول کرنے والے بزرگ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور ان کے چھوٹے بھائی حافظ غلام محمد صاحب تھے۔ دونوں بزرگوں نے اپنی ساری عمر خدمت سلسلہ میں گزاری۔

(2) میرے دادا جان حکیم چراغ دین صاحب تھے۔

(3) حافظ غلام رسول صاحب کے بڑے بیٹے مولانا عبیداللہ صاحب 1917ء میں بطور مربی ماریشس تشریف لے گئے 1925ء میں وہاں ہی آپ نے وفات پائی۔

(4) مولانا عبیداللہ صاحب کے صاحبزادے بشیر الدین عبیداللہ صاحب کا 1953ء میں ماریشس میں مربی کا تقرر ہوا۔ بعد ازاں مختلف ملکوں میں مربی بن کر بھجوائے جاتے رہے۔

(5) (الف) خاکسار ابوالمنیر نور الحق نے ستمبر 1938ء میں زندگی وقف کی۔

(ب) دارالقضاء کے بورڈ میں 1965ء سے 1987ء تک خدمت کا موقعہ ملا۔ آخر میں صدر بورڈ قضا بننے کے بعد اس خدمت سے فارغ ہوا۔ دارالافتاء میں 1957ء میں ممبر مقرر ہوا۔ اب تک خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(ج) تقسیم ملک کے بعد لاہور میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ڈائریکٹر بنایا گیا اور ناظر آبادی اور ناظر ضیافت کے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔

(د) امامت ثالثہ کے زمانہ حضرت امام ثالث کے ساتھ دن رات کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس زمانہ میں حضرت صاحب کی طرف سے مینجنگ گورنر قرآن پبلیکیشنز اور سیکرٹری نصرت پرنٹرز اور ناظم بکڈپو کے عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

(ھ) حضرت امام ثالث جماعت احمدیہ نے 1978ء میں لندن میں کسر صلیب کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام فرمایا اور بارہ رفقاء اپنے ساتھ ربوہ سے لے کر گئے ان رفقاء میں خاکسار کو شامل ہونے کی سعادت ملی۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت صاحب کے ساتھ یورپ کے متعدد ملکوں کے دورہ کا موقعہ ملا۔

(ز) 1957ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ابتداء سے لے کر اب تک ڈائریکٹر کے طور پر خاکسار مقرر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور وقف جدید کے مالی معاملات کے سر انجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔

(ح) علاوہ ازیں ذیلی تنظیموں میں 1955ء میں قائد خدام الاحمدیہ ربوہ اور بعد ازاں 1956 میں معتمد خدام الاحمدیہ اور پھر زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ مقرر ہو کر خدمت کی توفیق پائی۔

(6) خاکسار کے چھوٹے بھائی حافظ عطاء الحق صاحب (وفات یافتہ) واقف زندگی تھے

(7) میرے دوسرے بھائی سراج الحق صاحب نے زندگی وقف کی اور قادیان میں درویشانہ حالت میں دینی تعلیم حاصل کی اور کئی مقامات پر مربی مقرر ہوئے۔

(8) خاکسار کے بہنوئی مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے حیدر آباد سندھ میں صدر جماعت کے عہدہ پر منتخب ہو کر ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کا موقعہ پایا۔

(9) میرے بڑے لڑکے منیر الحق صاحب ایم اے کینیڈا میں مقیم ہیں اور ONT کے حلقہ میں قاضی اور خطیب مقرر ہیں۔

دوسرے بیٹے نصیر الحق صاحب بی اے گاتھن برگ سویڈن میں صدر انصار اللہ ہیں۔ اس سے قبل صدر خدام الاحمدیہ تھے۔

تیسرے بیٹے محمود الحق صاحب بی اے امیر جماعت سویڈن تھے۔ اب دعوت الحق کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس میں ان کو خاص مقام حاصل ہے۔

چوتھے بیٹے شمس الحق صاحب اخبار احمدیہ جرمنی کے ایڈیٹر رہے ہیں۔

پانچویں بیٹے عزیزم مقصود الحق صاحب مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کے داماد ہیں' صدر خدام الاحمدیہ جرمنی تھے۔

چھٹے بیٹے عزیزم دبیر الحق صاحب ساؤتھ آل لندن میں مہتمم دعوت الی اللہ خدام الاحمدیہ لندن ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ساؤتھ آل لندن میں کئی سالوں سے مربی مقرر ہیں اور ہر بدھ کے روز M.T.A پر آتے ہیں۔

(10) خاکسار کے خسر قاضی محمد رشید صاحب نے کوئٹہ' پونا اور راولپنڈی میں بحیثیت امیر جماعت خدمات انجام دیں۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے پورا وقت جماعت کی خدمت کرنے کے لئے زندگی وقف کی اور وکیل المال ثانی تحریک جدید کے عہدہ پر کام کرتے رہے۔ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب ایم ایس سی واقف زندگی نائب ناظر مال کے عہدہ پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

میری اہلیہ صفیہ صدیقہ صاحبہ سے میرا رشتہ حضرت امام ثانی نے کیا۔ ربوہ میں محلہ دارالرحمت وسطی نمبر1 کی اکیس سال صدر لجنہ کے عہدہ پر خدمت کی توفیق پائی۔

حلیمہ نزہت صاحبہ اہلیہ مکرم لطف الرحمان صاحب اپنے حلقہ میں صدر محلہ کے عہدہ پر فائز رہ کر خدمت بجالاتی رہیں۔

صالحہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب بھٹی حال فلاڈلفیا امریکہ میں نیشنل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ کے عہدہ پر خدمات بجالا رہی ہیں۔

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری میری اہلیہ کے چچا ہیں آپ نے مربی سلسلہ بن کر بورنیو اور انڈونیشیا میں کئی سال دعوت الحق کا کام کیا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جماعت احمدیہ میں معروف شخصیت رکھتے تھے وہ میری اہلیہ کے خالو تھے۔ اسی طرح مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور انچارج تحریک جدید میری اہلیہ کے بڑے ماموں تھے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب میری اہلیہ کے دوسرے ماموں تھے جو انڈونیشیا اور ہالینڈ میں ایک لمبا عرصہ مربی کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

مکرم و محترم حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے تھے۔ ان کی عمر کا بیشتر حصہ خدمت سلسلہ میں گزرا وہ میری اہلیہ کے نانا تھے۔

عبدالحق

میرا خاندان

خاکسار کو 1968 میں لیہ میں پانچ سال تک تین چکوں کا پریذیڈنٹ رہنے کی توفیق ملی۔

میرے بیٹے مبارک احمد (وفات یافتہ) کو مختلف محلوں میں بطور زعیم خدام الاحمدیہ کام کرنے کا موقع ملا۔

میرے ایک بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب جرمنی میں اپنے حلقے میں زعیم انصار اللہ کی خدمات بجالا رہے ہیں۔

خاکسار نے دارالیمن میں زعیم انصار اللہ' سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کا کام کیا۔ دارالشکر میں تین سال زعیم انصار اللہ رہا۔ دارالرحمت شرقی میں بھی تین سال یہی خدمت انجام دی۔ 6 سال سے ناصر آباد میں صدر موصیان' سیکرٹری مال رہا۔

میرے بیٹے مظفر احمد کی اہلیہ عابدہ صدیقہ بطور نائب صدر لجنہ ناصر آباد غربی خدمات انجام دے رہی ہے۔

خاکسار کی بیٹی مبارکہ فردوس جنرل سیکرٹری لجنہ ناصر آباد کام کرتی رہی ہے۔

محمد رفیع

میرا خاندان

ہمارا بیٹا مبشر احمد ایم۔ اے کر کے جامعہ میں داخل ہوا۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد کچھ عرصہ پاکستان میں خدمت دین کی اور بعد میں جماعت نے اسے نائجیریا بھیج دیا۔ وہاں پونے دو سال کے بعد کار کے حادثہ میں فوت ہو گیا۔

بقیہ صفحہ 5

محترم میاں ناصر علی صاحب آف جھنگ) بھی جلسہ پر آئی ہوئی تھیں۔ سپین اور جرمنی سے بھی میرے بھانجے پہنچ گئے کینیڈا سے عزیزم عزیز اللہ صاحب بھی جلسہ پر آئے ہوئے تھے اس طرح خاندان کے کئی افراد کو جنازہ میں شرکت کی توفیق ملی جو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 5۔ اگست کو لندن میں پڑھایا۔ حضرت صاحب نے بہت ہی شفقت فرمائی اور آپ کی ہدایت کے مطابق ربوہ میں 95-8-6 کو جنازہ ادا کرنے کے بعد عام قبرستان نمبرا ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بہت سے احباب و خواتین نے ہم سب سے ذاتی طور پر اور فون اور خطوط کے ذریعہ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے جس کے لئے ہم سب بے حد ممنون ہیں۔ احمدیت کا اخوت کا رشتہ اتنا پیار اور میٹھا اور خلوص سے پر ہے کہ اس پر جتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ہمیشہ اسی کی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے وہ ہم سے راضی رہے اور ہم اس سے راضی ہوں اور وہی ہمارا والی اور مولیٰ اور نصیر رہے۔

قرب الٰہی کا ذریعہ

○ "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطاء فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے۔ جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی"

○ فرمایا "میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اسی کی رضامندی کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے زبان گو میری ہے مگر بلاوا اسی کا ہے پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے"

"اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے"

(ارشادات حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

جھوٹ سے بچانے کے لئے یہ نکتہ ذہن میں رہے۔ بچہ جھوٹ بلکہ ہر برائی سے ناآشنا ہوتا ہے۔ بعض برائیاں جبلی تقاضوں کی تربیت (Tame) نہ کرنے کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن بچوں کو جھوٹ بڑے سکھاتے ہیں اس کی تہہ میں براہ راست کوئی جبلت ملوث نہیں ہوتی۔

اول تو یہ ہے کہ سزا کے خوف سے جھوٹ بولے گا۔ دوم لالچ دینے سے وہ جھوٹ سیکھ جائے گا۔ مثلاً بچہ سے کہا جائے کہ اگر تم نے یہ حرکت کی تو پٹائی ہوگی۔ یا "بابا" آجائے گا۔ کوئی مثبت کام کروانے کے لئے ٹافی کھلونے یا اس کی من پسند چیز دینے کا لالچ دیا جائے تو وہ سزا سے بچنے کے لئے یا انعام اصل کرنے کے لئے اپنی ذہانت کی بنا پر جھوٹ بولے گا۔ جھوٹ کا فی الحال تعارف ہی نہ کروائیں اسے ناآشنا رہنے دیں۔

یاد رہے کہ جب بچہ بولنا سیکھتا ہے تو بہت سی باتیں آپ کو ایسی سنائے گا جو فرضی ہوں گی۔ بے ربط اور حقیقت سے دور۔ یہ جھوٹ نہیں۔ یہ اس کا تصور (جو ناپختہ) ہوتا ہے۔ وہ بآواز بلند سوچتا ہے جتنی فرضی اور بے سروپا باتیں سنائے گا اتنا ہی اس کا تصور وسیع اور زرخیز ہوگا۔ ایسا بچہ بڑا ہو کر تخلیقی کام کرنے کا اہل ہوگا۔ اس لئے جھوٹ اور تصور میں فرق سمجھ لیں۔ بچوں کو ایسی کہانیاں سنائی جائیں جن میں نیکی بدی پر فتح پاتی ہو۔ برائی کا انجام برا ہو۔

اس ضمن میں ایک اور بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ بچہ کو دوزخ کے تصور سے اس قدر نہ ڈرایا جائے کہ بڑے ہو کر بالکل ضمیر کا مجرم بن جائے۔ بعض مائیں بات بات پر جہنم کی آگ اور اس کی دیگر تفصیلات سے چھوٹے بچوں کو ڈراتی رہتی ہیں ایسے بچوں میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے۔ خود اعتمادی کم ہو جاتی ہے۔ نیکی بدی میں اتنا زیادہ امتیاز کرنے کی وجہ سے انہیں ڈر رہتا ہے کہ کہیں یہ بات بری تو نہیں۔ یہ انتہائی حالت سخت مضر اثرات شخصیت پر چھوڑتی ہے۔ دوزخ کا تعارف اعتدال کی حد تک کروایا جائے۔

صبر کی عادت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر بچہ کی خواہش یا ضرورت پوری نہ کریں بلکہ اسے امید دلائیں کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد ٹافی بسکٹ (یا جو بھی وہ مانگ رہا ہو) دیں گے "ابھی ٹھہرو" وقت صبر کا اہم جز ہے۔

چوتھا دور ۲ سے ۴ سال کی عمر تک جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ بچہ تقلیدی جبلت کے تحت ہر وہ چیز سیکھے گا جو وہ دیکھتا ہے۔ نیز یہ کہ اس کی قوت حافظہ بہت تیز ہوتی۔ اس میں غیر معمولی طاقت (Energy) ہوتی ہے جس کو وہ ہر وقت حرکت کی حالت میں رہ کر مسلسل بول کر خارج Discharge کرتا رہتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے سیکھتا ہے اور ان تجربات کو زندگی بھر کے لئے محفوظ کر لیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کی مکمل تربیت کا آغاز گھر کے ماحول اور افراد خانہ کے عملی نمونہ اور کردار سے ہو جاتا ہے۔ اس کی شخصیت پر براہ راست گہرا اثر ثبت ہو جاتا ہے۔

اگر مندرجہ ذیل نکات بھی مدنظر رکھے جائیں اور ذرا سی احتیاط برتی جائے تو مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ اللہ نے چاہا تو مثلاً۔

حسد سے بچانے کے لئے سب بچوں سے یکساں سلوک کریں۔ واقفِ نو کو غیر ضروری ترجیح نہ دیں تاکہ وہ نہ تو احساس برتری کا شکار ہو اور نہ ہی دوسرے بہن بھائی احساس کمتری کا شکار ہوں۔ اور نہ واقف نو کمتری کا شکار ہو کہ دوسرے بچوں سے حسد کرنے لگے۔ اور زیادہ شدید حالات میں نفرت کرنے لگے۔ (یاد رہے کہ غیر معمولی رویہ Abnormality صرف نفرت اور محبت کے درمیان کشمکش کی حالت میں پیدا ہوتی ہے) اس عمر میں ذہنی بصیرت کا نقدان ہونے کی وجہ سے بعض اوقات وہ معاملہ کی اصل نوعیت کو سمجھے بغیر احساس محرومی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے اثرات ساری عمر باقی رہتے ہیں۔

ضد سے بچنے کے لئے اسے مناسب توجہ دیں۔ اکثر بچہ Neglect (بے توجہی) کی وجہ سے ضد کرتا ہے۔ ضد کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ اگر جائز یا بے ضرر خواہش ہو تو جلد پوری کر دیں۔ دوسری صورت میں اس کی تشفی کسی اور صورت میں کی جائے۔ اگر بفرض محال بچہ ضد پر اتر ہی آئے تو اس کی ضد پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ بات اسی انداز میں منوانے کا عادی ہو جائے گا۔ ایک ماہر نفسیات Parlove کی زبان میں ضد کی Conditioning یعنی فطرت ثانیہ بن جانے کا خطرہ لاحق رہے گا۔ وقت صبر کا اہم جز ہے۔ یہ وقت جتنا طویل ہوگا اتنا ہی صبر کا مادہ پیدا ہوگا۔ مثلاً پھل خریدا گیا ہے بچہ فوراً مانگے گا۔ اسے سمجھائیں کہ یہ دھوئے جائیں گے پھر کھانے کے بعد کھائے جائیں گے۔ اسی طرح باقی مطالبات بھی کبھی جلد پورے کریں کبھی دیر سے اور بعض مطالبات نہ بھی پورے کریں مثلاً چاند کا مطالبہ جو کبھی پورا ہو ہی نہیں سکتا۔

دوسرا طریق یہ ہے کچھ مقدار چیز کی بچہ کو دے دی جائے اور باقی کے لئے اسے سمجھائیں کہ اب وہ کل ملے گی یا شام کو ملے گی۔ اس انتظار میں صبر کرنا سیکھ جائے۔ کبھی اسے کہا جائے کہ دوسرے بہن بھائی سکول سے واپس آئیں گے تو اس وقت چیز ملے گی۔ اس طریق سے اسے صبر کرنے کے ساتھ دوسروں کے ساتھ Share (حصہ بانٹنے) کرنے کی عادت بھی پڑے گی۔ مل جل کر۔ بانٹ کر کھانے کی تربیت بھی ملے گی۔ صبر اتنا زیادہ نہ کروایا جائے کہ بچہ ضد پر آجائے۔ اس موقع پر "انفرادی اختلافات" کے نظریہ کو مدنظر رکھا جائے۔ کوئی بچہ زیادہ دیر تک صبر کر سکے گا۔ کوئی تھوڑی دیر اور کوئی بے صبر بچہ ضد پر آجائے گا۔

غصہ برداشت کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے بچہ کو غصہ کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ ضد میں رونا دراصل غصہ کی علامت ہے۔ ضد سے محفوظ رکھنے کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اس لئے غصہ سے بچانا درحقیقت اس کیفیت کا موقع ہی نہ آنے دیتا ہے اسی طرح دیگر منفی جذبات پر قابو پانے کا ایک طریقہ یہی ہے کہ بچہ اس Agitated State (بھڑکی ہوئی حالت) سے ناآشنا ہی رہے۔ بھڑکے ہوئے جذبوں کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان کو مشتعل نہ ہونے دیا جائے۔ منفی جذبوں کے لئے ارتقائی Channals (راستے) ڈھونڈنے ہوں گے۔ بعد میں سیلاب پر بند باندھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا۔

(واقفین نو ص 17 تا 20)

یاد رفتگان

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

منیرہ شاہدہ صاحبہ

جلسہ سالانہ یو کے 95ء کے دو دن گزرنے کے بعد تیسرے روز 30-7-95 علی الصبح عزیزہ منیرہ شاہدہ اہلیہ عادل احمد خاں صاحب اچانک اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزہ منیرہ خاکسار کی سب سے بڑی ہمشیرہ حمیدہ راشدہ صاحبہ (وفات یافتہ) کی بیٹی اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی نواسی تھی۔ ان کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی تھی اور بڑی خوش اخلاق اور خود بھی خوش رہنے والی اور دوسروں کو بھی خوش رکھنے والی تھیں۔ ان کا بچپن اور طالب علمی کا زمانہ اپنے نانا کی تربیت میں گزرا ہے اس لحاظ سے ان کے خلوص اور محبت اور بے نفسی اور ہر ایک سے ہمدردی کے سب افراد خاندان شاہد ہیں۔ چاہے کیسا ہی موقعہ ہو اپنے آپ پر ضبط اور خوش گفتاری ان کا شیوہ تھا۔ آپ کے والد محترم بھائی میاں فیض محمد صاحب فیروزپوری (وفات یافتہ) محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کے چھوٹے بھائی تھے مندر کلاں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور کے نمبردار تھے۔ اور پاکستان بننے کے بعد بہ سلطانپور جو ملتان سے وہاڑی والی جرنیلی سڑک پر واقع ہے زرعی رقبہ لے کر آباد ہوئے۔ ڈسپنسنگ کا کورس کر کے میڈیکل سٹور بنایا اور علاقے میں دور دور تک آپ کی شرافت اور خدمت خلق کا شہرہ تھا۔ وقت بے وقت صرف دوائی کے پیسے لے کر علاج کرتے اور غریبوں کا علاج مفت کرتے۔ عزیزہ منیرہ کی والدہ محترمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ کو کئی سال بطور معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں خدمت کی توفیق حاصل رہی اور پھر کچھ عرصہ حضرت ام متین (اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے) نے جامعہ نصرت میں بھی خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔ بہت نیک اور پارسا بہن تھیں اور نہایت صائب الرائے اپنے والد کی طرح بے نفس اور محض کام سے کام اور اللہ تعالیٰ پر توکل صابرہ شاکرہ اور خدمت میں ہی راحت پانے والی بہن تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے۔ عزیزہ منیرہ کے شوہر عزیزم عادل احمد خان صاحب مکرم سعد اللہ خانصاحب آف ملتان کے بیٹے ہیں اور یہ خاندان برادرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (وفات یافتہ) کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوا۔ عادل خان صاحب کی ملتان میں ٹریکٹر پارٹس کی دوکان تھی اور بڑا اچھا کاروبار تھا۔ بعض مجبوریوں اور مشکلات کی بناء پر چار سال قبل مع اہل و عیال کرائیڈن لندن جا رہائش پذیر ہوئے۔ لندن میں عزیزہ منیرہ کے ایک بھائی سرفراز احمد پہلے سے مقیم تھے جو کہ کمپیوٹر سپیشلسٹ ہیں۔ سرفراز صاحب کو آجکل بطور ریجنل قائد خدام الاحمدیہ لندن ریجن خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ بڑے خاموش کارکن ہیں۔

عزیزہ منیرہ نے صرف 42 سال عمر پائی لیکن اس مختصر زندگی میں بہت مصروف وقت گزارا خدا کے فضل سے بڑے بیٹے کی شادی کی توفیق پائی اور ان کا ایک پوتا بھی قریباً 8 ماہ کا ہے ایک بیٹی بعمر 18 سال اور چھوٹا بیٹا بعمر 12 سال کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بچوں کو نیکی پر قائم رہتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے سب کام احسن طور پر سرانجام پاویں۔ عزیزہ کے بھائی سرفراز احمد کے علاوہ کینیڈا سے ممتاز احمد اور امریکہ سے ریاض احمد بھی لندن پہنچ گئے تھے۔ جرمنی سے ان کی بہن بشریٰ اہلیہ میاں لطیف احمد تمیم (ابن

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر نیٹو کی گولہ باری

قریباً چار سال کے صبر آزما انتظار کے بعد بالآخر نیٹو سربوں کے خلاف حرکت میں آ گئی۔ بدھ جمعرات اور جمعہ تین دن سے گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے۔ ان تین دنوں میں نیٹو کے طیاروں نے مجموعی طور پر ۵۰۰ پروازیں کیں اور بوسنیا میں سربوں کے ٹھکانوں کو چن چن کر نشانہ بنایا ہے۔ سربوں کے اسلحہ کے مراکز اور ان کے فوجی اڈے تباہ و برباد کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے طیارہ بردار جہاز روز ویلٹ اور نیٹو کے اڈے سے روانہ ہونے والے بمباروں نے پہلی بار سربوں کو نشانہ بنایا ہے اور ان کو سخت نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

نیٹو اور امریکہ کا کہنا ہے کہ جب تک سرب سرایے وو کا محاصرہ ختم نہیں کر دیتے۔ محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں سے نکل نہیں جاتے۔ اور بوسنیا کے بارے میں ۵ ملکوں کے طے کردہ امن فارمولے پر عمل کا اعلان نہیں کر دیتے اس وقت تک یہ گولہ باری جاری رہے گی۔

امریکی نائب وزیر خارجہ اور بوسنیا کے بارے میں امریکہ کے خصوصی ایلچی مسٹر ہال بروک نے کہا کہ اب امن بات چیت نازک مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ پہلے دن اور دوسرے دن تک سربوں کا رویہ بدستور جارحانہ تھا اور ان کی طرف سے کہا جا رہا تھا کہ وہ بمباری کے باوجود اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ لیکن تیسرے دن یہ سننے کے بعد جب تک سرب امن سمجھوتے پر راضی نہیں ہوتے بمباری جاری رہے گی، سربوں کے موقف میں لچک آ گئی ہے۔ چنانچہ اب سفارتی نمائندوں کا خیال ہے کہ جلد کسی امن سمجھوتے پر اتفاق ہو جائے گا۔

نیٹو کے طیاروں نے سربوں کی خود ساختہ مملکت کے مرکز پالے پر اور گورازدے پر سربوں کے ٹھکانوں پر بھی حملے کئے۔ اس کے علاوہ برٹش، بوسنین اور ڈچ افواج نے بھی سربوں پر زمینی حملے کئے۔ امریکہ کے صدر مسٹر کلنٹن نے کہا ہے گریٹر سربیا کا خواب چکنا چور کر دیا گیا ہے۔ یہ حملے بالکل مناسب اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہیں۔

اس وقت جس امن سمجھوتے پر بات ہو رہی ہے اس کے تحت سربوں کو ۵۱% علاقہ اور بوسنیا اور کروٹس کو 49% علاقہ دیا جائے گا یاد رہے کہ اس وقت سربوں نے بوسنیا کے ۷۰% علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے اور اس سمجھوتے کے تحت ان کو قریباً ۲۰% مقبوضہ علاقہ چھوڑنا پڑے گا۔ یہ منصوبہ امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی پر مشتمل ۵ ملکی رابط گروپ نے تیار کیا ہے اور اسے مسلمانوں اور کروٹس نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ لیکن سربوں کی طرف سے مسلسل سال بھر سے اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔

نیٹو کے حالیہ حملوں پر روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے تبصرہ کرتے ہوئے اسے ظالمانہ حملے قرار دیا چین نے بھی ان حملوں کی مذمت کی ہے۔

یہ حملے امریکہ اور فرانس کے دباؤ پر کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ برطانیہ ان حملوں کے حق میں نہیں تھا لیکن اس کی طرف سے نیٹو کے ان حملوں کے خلاف کوئی رد عمل موصول نہیں ہوا۔

چند دن قبل سربوں نے سرایے وو کی ایک مارکیٹ پر بم پھینک کر ۳۳۔ افراد کو ہلاک اور ۷۰ کے قریب کو زخمی کر دیا تھا۔ اس پر امریکہ نے تجویز کیا تھا کہ سربوں پر سخت حملہ کیا جائے اور ان کو ان کی جارحیت کا مزا چکھایا جائے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اب امن سمجھوتہ پر سربوں کو بادل نخواستہ راضی ہونا پڑے گا۔

○○○

بھارتی پنجاب میں بم دھماکہ

بھارتی پنجاب میں بم کے ایک زبردست دھماکے میں بھارتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر بے انت سنگھ اور ان کے چودہ دیگر ساتھی ہلاک ہو گئے۔ یہ دھماکہ اس وقت ہوا جبکہ وزیر اعلیٰ مسٹر بے انت سنگھ اپنی بلٹ پروف کار میں سوار ہونے لگے تھے۔ خیال ہے کہ یہ بم جس کو ریموٹ کنٹرول سے چلایا گیا مسٹر بے انت سنگھ کی گاڑی میں نصب کیا گیا تھا۔ سکھوں کی ایک انتہا پسند تنظیم ببر خالصہ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور کہا ہے کہ بے انت سنگھ کو سکھوں سے غداری کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر بے انت سنگھ ۱۹۹۲ء میں عام انتخابات کے ذریعے برسراقتدار آئے تھے اس سے قبل ۵ سال تک بھارتی پنجاب میں گورنر راج نافذ رہا۔ ان دنوں بھارتی پنجاب میں انتہا پسند سکھوں کی سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ مسٹر بے انت سنگھ نے اقتدار سنبھالنے کے بعد انتہا پسند سکھوں کو کچلنے کی پالیسی پر عمل کیا۔ اور وہ بہت حد تک اس میں کامیاب بھی رہے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سکھوں کی تحریک دم توڑ گئی ہے۔ لیکن یہ شدید دھماکہ بتا رہا ہے کہ بھارتی پنجاب میں سب اچھا نہیں ہے۔

حالیہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وزیر اعلیٰ کی بلٹ پروف گاڑی بھی پرزے پرزے ہو گئی۔ اس کے علاوہ دیگر کئی گاڑیاں ملبے کا ڈھیر بن گئی ہیں ہلاک ہونے والوں کے جسموں کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے کئی لاشوں کو شناخت بھی نہیں کیا جا سکا۔ خود مسٹر بے انت سنگھ کی لاش بھی کئی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی۔ بھارتی حکومت نے اس دھماکہ کے ذمہ داروں کا پتہ چلانے والے کو ۱۰ لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

○○○

الفاران کی دھمکی

مقبوضہ کشمیر میں الفاران نامی تنظیم نے دھمکی دی ہے کہا کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ اغوا شدہ یورپی سیاحوں کے بارے میں کوئی گھمبیر قدم اٹھا سکتے ہیں الفاران نے بتایا ہے کہ اس نے ۵ یورپی سیاحوں کی سلامتی کے بارے میں بھارتی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔

الفاران کا وجود خاصا پر اسرار بنا ہوا ہے۔ پاکستان کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ایک بھارتی تنظیم ہے جس نے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو سبوتاژ کرنے کے لئے یورپی ممالک کے سیاحوں کو اغوا کیا ہے۔ جبکہ بھارت کا الزام ہے کہ اس تنظیم کو پاکستان نے کھڑا کیا الفاران نے اغوا شدہ یورپی سیاحوں میں ایک کو ہلاک بھی کر دیا ہے۔ الفاران کا مطالبہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی جیلوں میں قید ان کے بعض ساتھیوں کو رہا کیا جائے تب وہ سیاحوں کو رہا کرے گی۔ ابھی تک بھارتی فوج اور پولیس الفاران کے ٹھکانے کو تلاش نہیں کر سکی اور نہ ہی اس نے الفاران کے مطالبے کو تسلیم کر کے کسی حریت پسند کو رہا کیا ہے۔

○○○

HIDDEN GRIEF

Do I have a hidden grief
In deeper parts of soul
How is it, on flowing tears
My heart has no control?

I think of something unacquainted
During my daily task
I do not seem to understand
The questions that I ask

My talking shows a sort of joy
My silence does betray
That somewhere at the back of mind
There's something I don't say

My changing moods are just a riddle
Which nobody can solve
Whate'er the grief, I must be happy
Now, this I have to resolve.

(WAVES AND THAUGHTS)

درد پوشیدہ

کیا میری روح کی گہرائیوں میں کوئی درد پوشیدہ ہے
کیا بات ہے
کہ مجھے اپنے بہنے والے اشکوں پر کوئی کنٹرول نہیں
میں کسی ناآشنا چیز کا ذکر کرتا ہوں
اور ہر روز اپنے کام کے دوران ایسا کرتا ہوں
اور میں یہ نہیں سمجھ سکتا۔
کہ میں اس کے متعلق کیا سوال پوچھتا ہوں
میں جب بات کرتا ہوں۔
تو یوں لگتا ہے میری باتوں سے خوشی ٹپکتی ہے
جب میں خاموش ہوتا ہوں
تو یوں لگتا ہے کہ میرے دل کی گہرائی میں کوئی ایسی بات ہے
جو میں کہہ نہیں پاتا
میرے بدلتے ہوئے موڈ ایک معمہ ہیں
جن کا حل کوئی نہیں جانتا
چاہے درد کیسا ہی ہو
اب مجھے یہ فیصلہ کرنا ہے
کہ مجھے خوش خوش زندگی گزارنی ہے

دعا (عبادت) کا مغز اور روح ہے اور رسمی (عبادت) جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 4- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 16 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈری گلوب سپین کا ایک دورہ
6.00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس
7-00 نظم
7-05 دلبر مرا یہی ہے از چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام از جرمنی
8-00 عربی پروگرام- میزبان حلمی شافعی صاحب
8.50 کل کے پروگرام

منگل 5- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی ﷺ
4-00 طبی معاملات بچوں کی صحت کی نگہداشت
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 16- حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس
7-00 نظم
7-10 کینیڈا اسپیکس۔ ٹیک ٹاک
7-40 قصیدہ
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 6- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث
4-00 یوروفائل باری ملک کی میکس میڈن سے گفتگو
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 17 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 ۔
6-00 کلام الٰہی کلاس ترجمہ کلام الٰہی
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز پروگرام از کراچی حصہ دوم
7-20 نظم
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت رفقائے حضرت بانی سلسلہ۔ حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب
7-50 لقاءمع العرب
8.50 کل کے پروگرام

جمعرات 7- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس ملفوظات
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 17 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈی گلوب پان افریقن ڈنر- حضرت صاحب کے ساتھ
6-00 کلام الٰہی- ترجمہ کلام الٰہی
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز پروگرام- ہجری شمسی وفا۔
7-30 چلڈرن کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 7
7-45 قصیدہ
7.50 لقاءمع العرب
8.50 کل کے پروگرام

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30199 میں ناصر محمود چیمہ ولد چوہدری عبداللہ خان قوم جٹ چیمہ پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1250$ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر محمود چیمہ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد سعید وصیت نمبر 10275 گواہ شد نمبر 2 محمد طارق اسلام وصیت نمبر 20635۔

خالی آسامی

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں لیب اسسٹنٹ کی آسامی (فزکس) خالی ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں 10- ستمبر 1995ء تک دفتر میں جمع کروادیں۔ انٹرویو 12- ستمبر 1995ء صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور کو گرنے سے ٹانگ پر سخت چوٹ آئی ہے۔ نیز ان کی خوشدامن محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیماری کے سبب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ ہردو کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ بوجہ یرقان بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید عبدالغنی شاہ صاحب سیکرٹری مال فیکٹری ایریا ربوہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم خلیل احمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب مغل پورہ لاہور پاؤں میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اور زیر علاج ہیں۔ مکمل صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز نبیل احمد پسر احسان احمد صاحب قمر سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے کافی کمزور ہو گیا ہے اس کی جلد اور مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سید نور الحق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ خونی پیچش کے سبب سخت علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب واہلہ آف نارووال کئی روز سے بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان کے پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے تکلیف اور کمزوری بہت ہے احباب سے اپریشن کے کامیاب اور بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام ثمامتہ الرحمٰن سے بدل کر فائزہ رحمٰن رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

حافظ حفیظ الرحمٰن
29/54 دارالعلوم شرقی ربوہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد رشید قریشی صاحب ابن قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (وفات یافتہ) لکھتے ہیں:-

خاکسار کی اکلوتی بیٹی راشدہ رشید قریشی (ٹاؤن شپ لاہور) شدید سردرد کے سبب 14- اگست علی الصبح بعمر 22 سال وفات پاگئیں۔ اسی دن سہ پہر 3 بجے ماڈل ٹاؤن قبرستان میں مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن نے جنازہ پڑھایا اور بعد از تدفین مکرم صدر صاحب حلقہ نے دعا کروائی۔ عزیزہ اپنے حلقہ میں لجنہ کی سیکرٹری جنرل کی خدمات انجام دے رہی تھیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

ہے۔ اس لحاظ سے ان میں ایک طبعی کمزوری ہے۔ اور دوسرے کی دی ہوئی طاقت کے باعث دوسرے کو کمزور سمجھنا شرافت کے خلاف ہے۔

پس گفتگو میں تحمل اور شیرینی پیدا کرو۔ قربانی و ایثار کا مادہ ہو۔ ہمدردی اور محبت ہو۔ طعن اور طنز و تشنیع نہ ہو۔ پھر اس کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کا جوش ہو۔ وہ جوش جو لڑائی کو دیکھ کر اور مباحثات میں پیدا ہوتا ہے وہ سچا جوش نہیں ہوتا۔ اگر یہی سچا جوش ہے تو وہ غنڈوں میں بھی موجود ہے۔ اب کیا تمام غیرت (دینی) ان غنڈوں میں ہی آگئی ہے۔ صرف ایک خاص وقت میں ان کے جوش کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طبائع کمزور ہوتی ہیں۔ اس وقت ان کا بگڑنا اور لڑنا غیرت (دینی) پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے بدمعاش ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سچا جوش وہ ہے جو ٹھنڈے وقت میں بھی ہو۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ (دین حق) کا سچا نمونہ بن کر دکھائے۔ اور وہ اپنی غلطیوں سے (دین حق) کی ترقی کو پیچھے نہ ڈالنے والے ہوں۔

(از خطبہ 19- نومبر 1926ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ج) نے فیصلہ کرلیا ہے کہ پنجاب میں وزارت اعلیٰ کے عہدے پر مسٹر منظور احمد وٹو ہی فائز رہیں گے۔ مسلم لیگ (ج) کے ارکان پنجاب اسمبلی نے حامد ناصر چٹھہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کردیا۔ غیر رسمی اجلاس میں وزیر اعلیٰ سے ناراض ارکان بھی شریک ہوئے۔ پنجاب اور دوسرے صوبوں میں پی ڈی ایف کا موجودہ سیٹ اپ برقرار رہے گا۔ کسی نے خود کشی کرنی ہو تو الگ ہو جائے۔ ناراض دوستوں کا مفاد بھی پی ڈی ایف سے وابستہ ہے۔ مگر علیحدہ ہوتے ہیں تو ہو جائیں۔ مسلم لیگ (ج) کے اجلاس کے بعد مسٹر عارف نکئی نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر اور حامد ناصر چٹھہ دونوں ہمارے لیڈر ہیں۔ ناراض دوستوں کے گلے شکوے دور کرنے کے لئے وٹو کی وطن آمد کے بعد اجلاس ہو گا۔ مسٹر منظور احمد موہل نے کہا کہ اختلافات کے باوجود اکٹھے رہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وٹو کی سیٹ پر میں ہوتا تو استعفیٰ دے دیتا۔

○ مسٹر منظور احمد وٹو کے پھر سے قائم ہو جانے پر ان کے حامیوں نے ان کو مبارک بادیں دی ہیں۔ لندن میں مسلم لیگ (ج) کے بعض رہنماؤں نے بھی وٹو کو پنجاب کی صورت حال میں ٹھہراؤ پر مبارکبادیں پیش کیں۔ پیپلز پارٹی کے متعدد ارکان نے فون پر مسٹر وٹو کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ حامد ناصر چٹھہ نے بھی فون پر وٹو کو یقین دلایا کہ معاملات کنٹرول میں ہیں۔ چٹھہ نے وٹو کے حق میں اپنے فیصلے سے وزیر اعظم کو آگاہ کردیا۔

○ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ مسٹر منظور احمد وٹو کو بچانے میں مسلم لیگ (ن) نے خاموش کردار ادا کیا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں پیپلز پارٹی کے لیڈروں نے مطلوبہ تعداد پوری کرلی تھی لیکن تحریک نجات نے ان کی کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ دوسری بار کوشش کی گئی تو مسلم لیگ (ن) نے ملک گیر ہڑتال کی کال دیکر پانسہ پلٹ دیا۔ تیسری مرتبہ بھی تحریک کی دھمکی نے یہی کام دکھایا اور اب پھر مسلم لیگ (ن) کے اجلاسوں کے نتیجے میں وٹو پر سے خطرہ ٹل گیا۔ وٹو کی امریکہ روانگی کے بعد پیپلز پارٹی نے عطا محمد مانیکا کو اہم ذمہ داریاں سونپے جانے کا گرین سگنل دیا تھا۔

○ پیپلز پارٹی کے پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے اختلافات کو پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کا جھگڑا نہیں بننے دیں گے۔ وٹو صاحب کے آنے تک خاموش رہیں گے۔ اجلاس میں عطا مانیکا کے خود کو بطور وزیر اعلیٰ امیدوار پیش کرنے اور سپیکر شپ دو سال کے لئے جونیجو لیگ کو دینے کی تجویز پر بھی غور کیا گیا۔

○ مسٹر شہباز شریف نے، جو قریباً ڈیڑھ سال سے لندن میں ہیں کہا ہے کہ ہم مسلم لیگ (ج) سے اتحاد کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں مسٹر وٹو سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسمبلیوں سے استعفے دینے کا ابھی موقع نہیں آیا۔ یہ وقت اس کا کام کے لئے مناسب نہیں ہے۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ کراچی اور حیدر آباد میں جو تازہ واقعات ہوئے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید مذاکرات جاری نہ رہ سکیں۔ انہوں نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر وزیر اعظم ایم کیو ایم کے ۱۸ نکات پر بات چیت کریں تو ہم انہیں بتا سکتے ہیں کہ ایم کیو ایم کے ساتھ مفاہمت سے پیپلز پارٹی کو کیا کیا فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ امن و امان کی صورت حال کتنی بہتر ہو گی اقتصادی استحکام کو کتنا فروغ حاصل ہو گا۔ اور سیاسی استحکام بھی آجائے گا۔

○ ایم کیو ایم کی سرگرم کارکن سیما زرین کو رہا کردیا گیا ہے۔ ان کی رہائی کے لئے ایم کیو ایم نے دو دن کا الٹی میٹم دیا تھا۔ سیما زرین نے رہائی کے بعد نائن زیرو میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پولیس نے مجھے رات کو بستر سے اٹھایا اور ۱۷ گھنٹے تک تشدد کیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ الطاف گروپ کا یونٹ انچارج اور سیما ایک قحبہ خانہ چلا رہے ہیں۔ اب الطاف گروپ فرزانہ سلطان کیس کی طرح آبروریزی کے الزامات لگانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سوگ کے نام پر "تماشے بازیاں" بند کرے۔ دھمکی آمیز بیانات حکومت پر دباؤ ڈالنے کا حربہ ہیں۔ الطاف گروپ کو مذاکرات کے عمل پر یقین رکھنا چاہئے۔

○ بھارتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ اور ۱۲ دیگر افراد کی بم دھماکے سبب ہلاکت سے خالصتان کی تحریک پھر زندہ ہو گئی ہے۔ بھارتی حکمرانوں کے لئے قدم قدم پر موت کا خطرہ ہے۔ بھارت میں ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے نرسیماراؤ کی رہائش گاہ کے قریب واقع ائرپورٹ کو بند کر دیا گیا۔ پورے ملک میں سینکڑوں سکھ نوجوانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ شہروں میں نیم فوجی دستوں اور پولیس نے گشت شروع کردیا ہے۔ وزیر اعظم کے گھر کے اردگرد کرفیو کا سا سماں ہے۔ سکھوں نے الزام لگایا ہے کہ بے انت سنگھ کے ہاتھ ۱۵ ہزار سکھوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ سکھوں نے بے انت سنگھ کو ہلاک کرکے انتقام لے لیا ہے بھارت سے باہر خالصتان تحریک میں تیزی آگئی ہے۔ دھماکہ کے بعد بھارتی پنجاب کی سیاست میں ڈرامائی تبدیلی آچکی ہے۔

○ وزیر خوراک مسٹر یوسف تالپور نے اشارہ دیا ہے۔ کہ حکومت جلد الیکشن کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت کراچی کے عوام کو دہشت گردوں کے نرغے سے آزاد کرانے کے لئے آپریشن جاری رکھے گی۔ چاہے اس کے لئے اسے اقتدار کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومتی اقدامات نے دہشت گردی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ حکومت عوامی ٹریکٹر سکیم کے بعد اب گائے سکیم شروع کرے گی۔ زیادہ پیداوار دینے والے کسان کو یونین کونسل کی سطح پر بھٹو شہید ایوارڈ دیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت مذاکرات کو غیر ضروری طول دے رہی ہے۔ حکومت کراچی میں امن کے لئے آپریشن بند کرے۔ ہم تازہ مردم شماری اور انتخابات چاہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ٹیکسوں کے ڈھانچے میں رہتے ہوئے اخباری صنعت کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ انہوں نے وزیر اطلاعات کو ہدایت کی کہ وہ پیر تک وزارت خزانہ اور سی بی آر کے حکام سے مل کر بتائیں کہ اخبارات کی مشکلات کم کرنے کے لئے حکومت کیا ریلیف دے سکتی ہے۔

○ پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ تنازعہ کشمیر کو حل کرانے کے لئے اقوام متحدہ ثالثی کرے۔

○ مردم شماری پر صوبائی تنازعے میں پنجاب اور سندھ نے ایک دوسرے کا موقف مسترد کر دیا ہے۔ سندھ کی طرف سے بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے زیادہ حصے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

○ کراچی میں تشدد کے واقعات میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ ۳۱ کو گرفتار کرلیا گیا۔ لیاقت آباد میں دھماکے ہوئے۔ نصرت بھٹو کالونی میں پولیس فائرنگ کے باعث نعش نہ اٹھا سکی ۷ ملزم پولیس مقابلہ کے بعد گرفتار کر لئے گئے۔

○ پاک بھارت افواج میں چکوٹھی سیکٹر میں زبردست جھڑپ کے نتیجے میں ۴ بھارتی فوجی مارے گئے۔ بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک شہری جاں بحق ہو گیا۔ سکول کی دو بچیوں سمیت ۸ افراد زخمی ہو گئے۔

لٹریچر ادویات حیوانات و بعض سیمپل
فری
خود ملیں یا جوابی لفافہ 9 تا 12 دوپہر اکتوبر 1995ء تک
ماسوائے جمعہ ہفتہ
مجاہد ہومیو کلینک رحمٰن کالونی ربوہ

ٹرپل جارجٹ کے برقعے
نئی ورائٹی
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ بازار سے انتہائی کم ریٹ پر دستیاب۔
رابطہ اکبر احمد
32/4 دار الصدر غربی۔ فون نمبر 686
حلقہ قمر نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون: 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت ۶/-
زر گل ہیئر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت ۲۰/-
حسن نکھار کریم — کیل مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت ۱۰/-
حسن نکھار اُبٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت ۱۲/-
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۱۲/-
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون: 212434-211434 (04524)